روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 31 جولائی 2007ء 15 رجب 1428 ہجری 31 وفا 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 172

جلسہ سالانہ کے تعلق میں مہمانوں اور میزبانوں کے حقوق و فرائض کی انجام دہی کیلئے قیمتی نصائح

خالص دینی مقاصد کے حصول کیلئے اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی

رنجشوں کو ختم کر کے ایک دوسرے کو سلام کریں تا کہ جلسے کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی حقیقی برکات سے مستفید ہو سکیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2007ء بمقام حدیقۃ المہدی ہمپشائر کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جولائی 2007ء کو حدیقۃ المہدی ہمپشائر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے تعلق میں خرابی موسم کے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی طرف توجہ دلائی اور مہمانوں، میزبانوں کے حقوق و فرائض کی انجام دہی کیلئے قیمتی نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے انتظامیہ کچھ فکرمند ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اس پریشانی کو دور فرمائے۔ یہ جلسہ حضرت مسیح موعود نے خدائی منشاء کے مطابق شروع کیا تھا تا کہ آپ کے ماننے والے ایک خاص ماحول میں چند دن گزار کر علمی اور روحانی ترقی کی طرف لے جانے والے خطبات سن کر اپنی دینی، علمی اور روحانی حالت کو سنوارنے والے بنیں۔ پس یہ دن انتہائی برکت کے دن ہیں۔ دعا کریں کہ اے اللہ اس موسم کو جو تیرے ہی تابع ہے۔ ہمارے پروگراموں میں کسی بھی قسم کی روک ڈالنے سے روکے رکھ، اللہ تعالیٰ کرے ایسا ہی ہو۔ حضور انور نے موسم کے حوالے سے قادیان، ربوہ اور غانا کے جلسہ سالانہ کی مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ موسم کی شدتیں ہمارے ایمان کی گرمی میں کبھی روک پیدا نہیں کر سکیں اور نہ انشاء اللہ کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خرابی موسم کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور ہمارا جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچے۔

حضور انور نے جلسہ کے تعلق سے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں اور میزبانوں کو بعض اہم باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک حدیث میں توجہ دلائی گئی ہے کہ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔ مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اتنا عرصہ میزبان کے پاس ٹھہرا رہے کہ اسے تکلیف میں ڈالے۔ ایک حسین معاشرے کے قیام کیلئے ضروری ہے کہ دونوں فریق اپنے حق کو پہچان کر ادا کریں۔ برٹش ایمبیسی نے صرف جلسہ میں شامل ہونے کیلئے ویزا دیا ہے پس ایمبیسی کے اس اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ بعض یہاں رہ کر کام بھی کرتے رہتے ہیں اور جماعت پر بوجھ بھی ڈالتے ہیں اور چند ایسے بھی ہیں جو اسائلم کی نیت سے آتے ہیں پس جلسہ پر آنے کی نیت کو نیک رکھیں اور جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کے بعد جلدی واپس جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود نے خالص دینی مقاصد کے حصول کیلئے رکھی ہے اس لئے اس میں ہر جگہ اور ہر موقع پر دینی اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ سلام کہنے کو رواج دیں جیسا کہ حدیث میں بھی اس کی تاکید بیان ہوئی ہے۔ جب تم ایک دوسرے کو سلام پہنچا رہے ہو گے تو امن و سلامتی کا پیغام ایک دوسرے کو دے رہے ہو گے۔ آپس کی رنجشوں کو ختم کریں اور بڑھ کر ایک دوسرے کو سلام کریں تا کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے فیض اٹھاتے ہوئے اس کی حقیقی برکات سے مستفید ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا کہ نئے شامل ہونے والے احمدی اور پرانے احمدی ایک دوسرے کو دیکھ لیں گے اور اس طرح رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہو گا۔ پھر فرمایا کہ ان دنوں میں فرض نمازوں کے علاوہ نفلی نمازوں کی طرف بھی توجہ دیں۔

حضور انور نے بعض انتظامی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بارش کے حوالے سے کاروں کی پارکنگ کے بارے میں ہدایات دیں اور فرمایا کہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں۔ سیکیورٹی کے حوالے سے فرمایا کہ تمام شاملین جلسہ اور کارکنان اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں۔ دنیا کے حالات اس قسم کے ہیں کہ کسی بھی قسم کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے مکمل تعاون فرمائیں اور چیکنگ کے دوران برا نہ منائیں کیونکہ یہ انتظام ہمارے ہی فائدہ کیلئے ہے۔ ڈیوٹی والی خواتین اور مردوں کو بھی اپنے رویوں سے کسی قسم کی سختی یا کرختگی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کو دعائیں دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس جلسے پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سے سفر کر کے حاضر ہوئے۔ خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر قدم کا ثواب ان کو عطا فرمائے۔ ان پر رحم کرے، ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اے خدا، اے رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

سات بکریوں کا دودھ

ایک غیر مسلم رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ہوا تو آپؐ نے اسے ایک بکری کا دودھ پیش کیا تو وہ سیر نہ ہوا آپ نے مسلسل سات بکریوں کا دودھ اسے پلایا تو اس کی تسلی ہوئی اس حسن سلوک سے صبح وہ کافر مسلمان ہو گیا اور پھر صرف ایک بکری کے دودھ پر قانع ہو گیا۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب المومن یاکل فی معی واحد حدیث نمبر 3843)

41 واں جلسہ سالانہ برطانیہ

اختتام پذیر ہو گیا

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 41 واں جلسہ سالانہ 27 تا 29 جولائی 2007ء انتہائی کامیابی سے منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ اسلام آباد ٹلفورڈ سے 11 میل کے فاصلے پر ہمپشائر کے علاقہ میں واقع حدیقۃ المہدی میں برپا ہوا۔ جس میں متعدد ممالک کے 25 ہزار سے زائد احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی۔ بارشوں کی وجہ سے جلسہ کے انعقاد میں کچھ مشکلات درپیش تھیں۔ احباب جماعت نے اس کے باوجود محنت اور لگن سے خدمت کی اور اس جلسہ کو کامیاب کیا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے 25 ہزار افراد کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے براہ راست پروگراموں کے ذریعہ کل عالم کے احمدی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے علاوہ 4 پر معارف اور دلپذیر خطابات ارشاد فرمائے۔ مورخہ 29 جولائی کو 15 ویں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ امسال 2 لاکھ 61 ہزار 969 نو احمدی احباب جماعت میں شامل ہوئے اور تمام دنیا کے احمدیوں نے بھی بیعت کی تجدید کا شرف حاصل کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُراثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے استفادہ کے ساتھ اکناف عالم میں بسنے والے احمدیوں نے اجتماعی دعاؤں میں ایم ٹی اے کی وساطت سے شرکت کی اور دنیا کا

(باقی صفحہ 8 پر)

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ 2007ء

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ مورخہ 11۔ اگست 2007ء بروز ہفتہ بوقت 7:00 بجے صبح دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید میں ہوگا۔

فون: 047-6213563

فیکس نمبر: 047-6212296

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خطبہ جمعہ

سُودی قرض کی لعنت گھروں کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہے۔ احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمیں تو اس سے بہت زیادہ بچنا چاہئے

متقی کیلئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سُودی قرضہ لینے پر مجبور ہو

بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں

انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تاکہ سُودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے

ایسے لوگ جن کا پیسہ پڑا رہتا ہے وہ اپنے پیسے کو رکھنے کی بجائے ان لوگوں کے ساتھ جن میں کاروباری صلاحیت ہو کاروبار میں لگائیں

جو تم قرض دیتے ہو اس میں بھی قرض لینے والے کے معاشی حالات کا خیال رکھا کرو کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی دین قطعاً اجازت نہیں دیتا

سُود کی مناہی اور معاشرے کے جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے اور سلامتی اور امن اور پیار اور صلح کو پھیلانے کے لئے مالی لین دین و تجارتی معاہدات اور قرض وغیرہ لینے اور دینے سے متعلق دینی تعلیم کا بیان

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (فرمودہ مورخہ 15/جون 2007ء/15/احسان 1386 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج بھی مَیں گزشتہ خطبہ والے مضمون کو ہی جاری رکھوں گا کہ معاشرے کے جھگڑے اور فسادوں کو ختم کرنے اور سلامتی اور امن اور پیار اور صلح کو پھیلانے کے لئے مالی لین دین کے معاہدے، تجارتی معاہدے یا قرض وغیرہ لینا دینا ہو تو کس طرح ہونے چاہئیں، دینی تعلیم ہمیں اس بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے۔

گزشتہ خطبہ میں اس سلسلہ میں سود کا ذکر ہو رہا تھا کہ سود بھی ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے میں فساد پھیلانے کی وجہ بنتا ہے اور سود کی بڑی شدت سے اللہ تعالیٰ نے مناہی فرمائی ہے۔ اس ضمن میں قرآنی احکامات کیا ہیں وہ ہم دیکھیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سود لینے والوں کو اپنے سے جنگ کرنے والا ٹھہرایا ہے۔ پس یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کا ہر قسم کے شر سے بچ کر رہنا اور سلامتی میں رہنا اور سلامتی پھیلانا بہت زیادہ پسند ہے۔ جبکہ سود کے ایسے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں اور بعض مثالیں ایسی ہوتی ہیں کہ بعض اوقات دیکھتے ہی دیکھتے سودخوروں کے ہاتھوں ایک اچھا بھلا صاحب جائیداد آدمی دیوالیہ ہو جاتا ہے اور دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ ہنستا بستا گھر مایوسیوں اور محرومیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھر ان کے بچے بھی انتہائی کسمپرسی میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب اگر (۔) کے گھروں میں ہو تو اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے واضح حکم کے باوجود کہ یہ چیز نہ کرو اس کی نافرمانی کرتے ہیں اور بعض دفعہ یہ سود کی رقم معمولی اور غیر ضروری اخراجات کے لئے لی جاتی ہے، تو جہاں اللہ تعالیٰ نے سودخوروں کو وارننگ دی ہے کہ ضرورتمندوں کی مجبوریوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ وہاں قرض لینے والوں کے لئے بھی وارننگ ہے کہ بلاوجہ کے قرضوں میں مبتلا ہو کر اپنا اور اپنے گھر والوں کا امن اور سکون برباد نہ کرو۔

میرے علم میں ہے کہ بعض لوگ مثلاً لندن آتے ہیں اور سودخوروں سے سود پر قرض لے لیتے ہیں۔ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو نیک مقصد کے لئے، جلسہ پر آنے کے لئے یہ قرض لے کر آئے ہیں تو یہ بالکل غلط بات ہے۔ یہ تو اپنے آپ کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔........... یہ بالکل غلط چیز ہے کہ یہ بہانے بنا کر آ جاتے ہیں، اَور مقصد بھی ہوتے ہوں گے۔ تو اس لحاظ سے اپنے آپ کو دھوکے میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ ابھی بھی جلسہ ہو رہا ہے، انشاء اللہ لوگ آئیں گے تو جن کے وسائل ہیں انہی کو آنا چاہئے۔ بلاوجہ کے قرض اپنے اوپر چڑھا کر آنے کا کوئی مقصد نہیں ہے کیونکہ اس سے نہ صرف اپنے آپ کو دھوکے میں ڈال رہے ہوتے ہیں بلکہ حکم کی نافرمانی کر کے سلامتی سے بھی اپنے آپ کو محروم کر رہے ہوتے ہیں اور اگر حالات کی وجہ سے بروقت ادائیگی نہ ہو سکے تو خود بھی مشکل میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اپنے بیوی بچوں کو بھی مشکل میں گرفتار کر رہے ہوتے ہیں۔ گھروں کا سکون برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ یا جو صاحب حیثیت ہیں وہ یہ کر سکتے ہیں کہ پھر اس طریقہ پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے کہ سارا سال رقم جوڑتے رہیں تاکہ بوجھ محسوس نہ ہو۔

اور پھر بعض اور موقعوں پر بھی لوگ جو غیر ضروری اخراجات کے لئے قرض لے لیتے ہیں، یعنی شادی، بیاہ وغیرہ پر رسوم و رواج کے لئے۔ پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں تو قرض کی لعنت بہت زیادہ ہے اور غریب ملکوں میں بھی ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان کے حوالے سے ایک خبر تھی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے، پتہ نہیں پاس ہو گیا ہے یا نہیں کہ سودی کاروبار کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے لیکن مسلمان ملک ہونے کی حیثیت سے پاکستان کے اپنے مالی نظام کو بھی سود کی لعنت سے پاک ہونا چاہئے، اس کے لئے بھی ان کو کوشش کرنی چاہئے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

بہرحال سودی قرض کی یہ لعنت گھروں کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہے۔ احمدی (۔) ہونے کی حیثیت سے ہمیں تو اس سے بہت زیادہ بچنا چاہئے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ بعض مجبوریاں ایسی ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے سودی قرضے لینے پڑ جاتے ہیں۔ تو ہم اس پر کیا کریں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ:

''جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے، خدا اس کا کوئی سبب پردہ غریب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سُودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری ایسے ہی یہ سُود دینا اور لینا ہے۔ کس قدر نقصان دِہ یہ بات ہے کہ مال بھی گیا، حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے اس میں کوئی خرچ نہیں۔ طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں؟ سؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (۔) (البقرۃ: 174) یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے (۔) (البقرۃ: 279-280) اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے۔............

(۔) اگر اس ابتلا میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔...... انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تا کہ سُودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سُود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔...... پھر مصیبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دے دیتی ہیں۔ مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 434-435 جدید ایڈیشن)

ہمارے ہاں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ایک بڑے طبقے میں غیر ضروری اخراجات کے لئے قرض لیا جاتا ہے، اس بات کی نشاندہی حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے۔ مثلاً نکاح پر غیر ضروری خرچ ہے، شادی ولیمہ پر غیر ضروری خرچ ہے، جماعت کے ایک طبقے میں بھی دنیا دکھاوے کی وجہ سے غیر ضروری اخراجات ہوتے ہیں۔ جماعت میں جو شادی کے لئے امداد دی جاتی ہے اور ایک Reasonable قسم کی رقم دی جاتی ہے کہ سادگی سے شادی ہو سکے۔ مگر بعض لوگ اس طرح پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ ہمیں نکاح اور ولیمے کے لئے بھی اتنی اتنی رقم چاہئے۔ اگر امداد نہیں مل سکتی تو قرض دے دیا جائے جبکہ جانتے ہیں کہ ان میں قرض واپس کرنے کی طاقت نہیں ہوتی، وقت مقررہ پر ادا نہیں کر سکتے۔ پھر درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں کہ اگر جماعت نہ دے تو ہم اِدھر اُدھر کہیں سے لیں گے اور جب لیتے ہیں تو پھر قرض کو اتارنے کے لئے مدد کی درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں۔ تو یہ ایک سلسلہ ہے جب قرض بلا ضرورت لیا جاتا ہے تو اس کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک شیطانی چکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر گھروں کا سکون برباد ہوتا ہے۔ قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی بچوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں تو ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں چاہے بغیر سود کے ہی قرض لے کر کر رہے ہوں لیکن سود کا قرض لینا تو بالکل ہی لعنت ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ سؤر کھانے کی تو بھوک کی حالت میں، اضطرار کی حالت میں جب انسان بھوک سے مر رہا ہو، اجازت ہے لیکن سود کی تو بالکل اجازت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود نے تو سود پر قرض لینے والوں کو بھی اس زمرہ میں رکھا ہے جو خدا سے جنگ کرتے ہیں اور سود پر قرض دینے والا تو کھڑا ہی خدا کے حکم کے خلاف ہے۔

بعض لوگ اپنا پیسہ، اپنی رقم معین منافع کی شرط کے ساتھ کسی کو دیتے ہیں کہ ہر ماہ یا چھ ماہ بعد یا سال بعد اتنا منافع مجھے ادا ہو گا۔ تو یہ بھی سود کی ایک قسم ہے۔ یہ تجارت نہیں ہے بلکہ تجارت کے نام پر دھوکہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے سود کی جو تعریف فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ''ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے''۔ ایک اور جگہ فرمایا یا کسی کو رقم دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے، تو فائدہ مقرر کرنا یا منافع مقرر کرنا سود کی شکل ہے۔ آپ نے فرمایا ''یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا''۔ پس اس تعریف کے لحاظ سے منافع رکھ کر یعنی پہلے سے منافع معین کر کے کسی کو قرض دینا یا رقم دینا یا تجارت میں لگانا، یہ سب چیزیں سود ہیں۔ نفع نقصان پہ جو آپ لگاتے ہیں جو (۔) کا حکم ہے وہ ٹھیک ہے، وہ جائز ہے، وہ تجارت ہے۔ تو ایسے لوگ جو تجارت اور سود کو ایک ہی طرح سمجھتے ہیں، قرآن نے ان کو سخت غلطی خوردہ بتایا ہے اور ایسے لوگوں کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ (۔) (البقرۃ: 276) کہ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہو جسے شیطان نے اپنے مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اس کے ربّ کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

پس یہ نقشہ ہے سُود لینے والوں کا کہ مفت کی کمائی سے ان کے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رہتا۔ اگر ایک غریب کسان یا مزدور اپنی فصل خراب ہونے کی وجہ سے یا گھر کے بعض غیر معمولی اخراجات ہونے کی وجہ سے قرض واپس نہیں کر سکا تو ایسے شخص کو اس غریب کا کوئی خیال نہیں ہوتا جس کا سُود لینے پر دل سخت ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کو صرف اپنے پیسے سے غرض ہوتی ہے اور اگر نہیں ادا کر سکتے تو پھر اس رقم پر سُود در سُود چلتا چلا جاتا ہے اور غریب پستا چلا جاتا ہے۔

پس قرآن کریم میں مسلمانوں کے لئے یہ جو حکم ہے کہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ.......... مواخات کے ذریعے سے، بھائی چارے کے ذریعہ سے امن اور سلامتی پھیلانا چاہتا ہے اور مواخات کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب غریب کا خیال رکھا جائے، اس پر بلاوجہ کا بوجھ نہ ڈالا جائے، بلکہ آسان شرائط پر اس کی ضرورت پوری کی جائے۔ بلکہ زیادہ مستحسن یہ ہے کہ ایسے لوگ جن کا پیسہ پڑا رہتا ہے وہ اپنے پیسے کو رکھنے کی بجائے لوگوں کے ساتھ جن میں کاروباری صلاحیت ہو، کاروبار میں لگائیں۔

بعض مسلمان ملکوں میں اب غیر سودی قرض کی سہولتیں دی جا رہی ہیں بلکہ یہاں بھی اسلامک بینکنگ (Islamic Banking) کے نام سے غیر سودی قرضے متعارف ہو رہے ہیں (گو ابھی اس کی ابتدا ہی ہے) اور ہمارے احمدی، احمد سلام صاحب، جو ڈاکٹر سلام صاحب کے بیٹے ہیں، انہوں نے بلاسودی بینکاری پر کافی کام کیا ہے۔ تو ان مغربی ممالک میں بھی ایسے احمدی جن میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ بنک کی شرائط پوری کرتے ہیں اور کاروبار بھی کرنا جانتے ہوں یا ان کے کچھ کاروبار ہوں تو انہیں اپنے کاروبار اس طرح کے قرض لے کر بنانے اور بڑھانے چاہئیں۔ اس طرح جہاں وہ سود سے پاک کاروبار کریں گے وہاں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کو سمیٹنے والے بھی ہوں گے اور اپنے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے والے بھی ہوں گے۔ ان میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت بھی بڑھے گی۔ اگر ایسا کاروبار ہو گا جس میں ملازمین رکھنے کی گنجائش ہے تو ملازمین رکھ کر چند بے روزگاروں کو روزگار بھی مہیا کر رہے ہوں گے۔ یہاں اب اس طرف کافی توجہ پیدا ہو رہی

ہے، شاید یورپ اور اور جگہوں میں بھی ہو، اس لئے احمدیوں کو بھی اس طرف کوشش کرنی چاہئے۔

بہرحال متعلقہ جماعتوں کو اپنے اپنے ملکوں میں معلومات اکٹھی کر کے جماعت کے افراد کو بھی معلومات دینی چاہئیں تا کہ اپنے بھائیوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے والے بن سکیں اور بعض گھروں میں معاشی بدحالی کی وجہ سے جو بے چینی ہے اس کو دور کرنے والے بن سکیں۔

میرے گزشتہ خطبے کے بعد بھی کئی لوگوں نے سود سے ڈر کر مجھے خط لکھے کہ ہم نے سود پر گھر لیا ہوا ہے یا فلاں چیز سود پر ہے، جائز ہے یا نہیں؟ تو خدا تعالیٰ نے سود کو ناجائز قرار دیا ہے اور یہی فرمایا ہے کہ جب تمہیں نصیحت آ جائے تو اس پر عمل کرو اور ایک احمدی جو ہر وقت قرآن کریم پڑھتا ہے اس کو تو پتہ ہی ہے۔ بہرحال لوگوں نے اب بعض سوال اٹھائے ہیں۔ یہاں مکانوں کی مورگیج (Mortgage) ہے تو اس میں جس طرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ کچھ مالی نظام ایسا ہے جس میں ایسا زیروزبر ہوا ہے کہ نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے عموماً جماعت اس بات کی اجازت دیتی ہے، پہلے خلفاء بھی دیتے رہے کہ مورگیج پر مکان لے لیا جائے۔ تو اس بارے میں مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر تو کم وبیش کرائے کی رقم کے برابر مکان کا مورگیج ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کچھ عرصہ بعد پھر قیمت بڑھتی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں، جن کو فکر ہوتی ہے وہ اپنے مکان بیچ کر دوسرے علاقے میں لے لیتے ہیں اور بنک کی رقم سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ یہاں اس شرط کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رہائش کا مکان ہو تو اس کے لئے اجازت ہے۔ کاروبار کے لئے یہ اجازت نہیں ہے۔ اس لئے جو وصیت کرنے والے ہیں ان کی وصیتوں پر بھی اسی نظریہ سے مورگیج کے مکان شامل کر لئے جاتے ہیں۔ بہرحال اگر بعض علمی لوگ تحقیق کرنے کا شوق رکھتے ہیں تو اس بارے میں اگر ان کے سامنے کوئی اَور پہلو آئے تو مجھے بتائیں اور تحقیق کریں تا کہ اس بارے میں مزید پتہ لگ سکے۔

(۔) جیسا کہ مَیں نے کہا مؤاخات سے پُر معاشرے کے قیام اور ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک معاشرے کے قیام اور صلح وصفائی اور سلامتی پھیلانے والے معاشرے کے قیام کے بارے میں توجہ دلاتا ہے۔ ایک تو ہم دیکھ آئے ہیں کہ سود کی بڑی سختی سے مناہی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ سود کی وجہ سے بعض جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جب تم کسی کو قرض دیتے ہو تو اگر اس کے حالات بہتر نہیں ہیں تو اس کے حالات بہتر ہونے تک اسے مہلت دو۔ فرماتا ہے (۔)(البقرۃ: 281) اور کوئی تنگ دست ہو تو اسے آسائش تک مہلت دینی چاہئے اور اگر تم خیرات کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس سود کا تو سوال ہی نہیں ہے جو کسی قسم کے زائد مطالبات تم کر سکو۔ جو تم قرض دیتے ہو اس میں بھی قرض لینے والے کے معاشی حالات کا خیال رکھا کرو کیونکہ ایک دوسرے کا اس طرح خیال رکھنا آپس کی محبت اور پیار کو بڑھانے والا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ مقروض کی تنگدستی کا ہمیشہ خیال رکھو اور اگر دینے والے کی اتنی کشائش ہے کہ مجبور شخص کا قرض معاف کیا جا سکے (اگر اس کی حقیقی مجبوری ہے) تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ بھی کرو۔ تمہارا یہ فعل تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہوگا۔

یہاں مَیں ضمناً یہ بھی کہہ دوں کہ پہلے مَیں نے احمدی وکلاء کو بھی کہا تھا، بعض اسائلم (Asylum) کے کیس آتے ہیں تو احمدی وکلاء جو فیس چارج کرتے ہیں اس کو ذرا اتنی رکھا کریں کہ اس بیچارے شخص کو بالکل ہی مقروض نہ کر دیا کریں یا کم از کم یہ شرط ہو کہ اگر تمہارا کیس پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد جب تمہیں کام مل جائے گا تو اس وقت معاہدے کے مطابق اتنی فیس دے دینا۔ لیکن بہرحال کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا، کسی جگہ بھی ہو، (۔) اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے حصہ لینا ہے تو اپنے مقروض بھائیوں سے شفقت سے پیش آؤ اور انہیں فائدہ پہنچاؤ اور یہ فائدہ ہی تمہیں پھر اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے والا بنائے گا۔ ایک (۔) کو اور خاص طور پر ایک احمدی کو اس طرف نظر رکھنی چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالی لحاظ سے کسی پر فضیلت بخشی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی شکرگزاری کا حقیقی طریق یہ ہے کہ مالی لحاظ سے کمزور بھائیوں کی مدد کی جائے۔ اگر سخت رویّہ رکھو گے تو پھر یاد رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ طاقتور ہے اور تمہارے سے بھی سختی کر سکتا ہے۔ پس اللہ کا خوف اور اس کا تقویٰ انتہائی اہم چیز ہے۔

ایک (۔) جو کسی حکم پر عمل نہیں کرتا اور ایک غیر.......... جو کسی نیکی پر عمل نہیں کر رہا ہوتا دونوں برابر ہیں۔ حضرت مصلح موعود ان کا موازنہ کرتے ہوئے اس طرح مثال دیتے ہیں کہ ایک غیر.......... جو ہے وہ تو عاق شدہ بچے کی طرح ہے جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو۔ اگر وہ نافرمان ہو چکا ہے اور باپ کی بات نہیں مانتا تو باپ نے اس سے تعلق توڑ لیا ہے۔ وہ جو بھی کرتا رہے اس کے باپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ایک (۔) کی مثال ایک ایسے بچے کی طرح ہے جو فیملی ممبر ہے۔ اگر وہ کوئی حرکت کرتا ہے تو پھر اسے سزا بھی ملتی ہے۔ اگر غلط کام کرے گا تو اس (۔) کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جہان میں بھی سزا مل سکتی ہے اور اگلے جہان میں بھی سزا مل سکتی ہے یا دونوں جگہ جس طرح اللہ چاہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ چھوٹ دی ہے کہ نافرمانیوں کے باوجود نہیں پکڑا تو یہ اس لئے ہے کہ اصلاح کر لو تا کہ سزا سے بچ سکو۔ اس بارہ میں جو حکم ہے کہ اپنے بھائیوں کا خیال رکھو تو چاہئے کہ اپنے بھائیوں کو تنگی میں مبتلا کرنے کی بجائے ان کے لئے آسانیاں پیدا کرو، ان کے لئے سہولت پیدا کرو تا کہ سلامتی پھیلانے کی وجہ سے غریب کی دعائیں لینے والے بنو، اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بنو اور مقروض کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مطلب نہیں کہ کسی نے قرض دے دیا تو پھر کہہ دیا کہ میرے پاس کشائش نہیں۔ اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی معاہدے کا وقت مقرر کیا ہے تو اس معاہدے کو نبھانا ضروری ہے۔ پھر بہانے بنانے کی بجائے جس طرح بھی ہو قرض اتارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر توفیق نہیں تو پھر سچائی پر قائم رہتے ہوئے ساری صورت حال سے اپنے قرض دینے والے کو آگاہ کرنا چاہئے، اس سے مہلت لینی چاہئے اور یہی چیزیں ہیں جو دونوں کو، قرض لینے والے کو بھی اور قرض دینے والے کو بھی آپس میں صلح وصفائی سے رہنے اور پیار میں بڑھانے والی ہوں گی۔ اگر ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے تو خاص طور پر جو مقروض ہے اُسے یہ خیال نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس لئے بخش دے گا کہ مَیں غریب ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سچائی کو چھپانے والا جھوٹا ہے اور جھوٹا ہمیشہ خدا کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے۔

اگر قرض دینے والا یہ سوچ کر کہ اگر مَیں مقروض کی جگہ ہوتا اور حالات خراب ہوتے تو کیا مَیں نرمی کی توقع نہ رکھتا؟ مہلت کی توقع نہ رکھتا؟ اس طرح اپنے مقروض سے معاملہ کرے اور اسی طرح جو قرض لینے والا ہے اگر یہ سوچ کر کہ اگر مَیں قرض دینے والا ہوتا تو کیا مَیں دھوکہ دینے والے مقروض کو برداشت کر سکتا؟ اپنے قرض لینے والے سے اس طرح معاملہ کرے تو دونوں طرف کی یہ سوچیں پھر مثبت نتیجہ نکالنے والی ہوں گی اور اس طرف لے جائیں گی جہاں آپس میں تعلقات میں مزید بہتری پیدا ہوتی ہے اور اس طرح اس حدیث پر عمل کر رہے ہوں گے کہ حقیقی (۔) کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔ پس یہ ایک ایسا حکم ہے کہ اس پر عمل کرنے والا صلح پیار اور سلامتی کے علاوہ اور کچھ نہیں پھیلاتا۔

سود کے ضمن میں ہی ایک بات جو شاید مجھے بیان کر دینی چاہئے تھی لیکن بہرحال اب بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (آل عمران: 131) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو سُود دَر سُود نہ کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ سُود کی مناہی تو نہیں لیکن سُود دَر سُود کی مناہی ہے۔ اب جیسا کہ ہم دیکھ آئے ہیں کہ اتنے واضح

احکامات کے بعد یہ تفسیر، یہ تشریح تو ویسے ہی غلط ہے اور یہ آیت پہلی آیات سے ٹکراتی نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان کرتا ہوں جس سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کسی نے سر سید احمد خان کے حوالے سے اس بارہ میں بات کی تو آپ نے فرمایا: ’’یہ بات غلط ہے کہ سُود دَر سُود کی ممانعت کی گئی ہے اور سُود جائز رکھا ہے‘‘۔ یعنی سُود دَر سُود تو حرام ہے لیکن سُود جائز ہے۔ فرمایا کہ۔

شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے۔ یہ فقرے اسی قسم کے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو‘ یا گناہ کرنے کی اجازت ہے۔

(البدر جلد 2 نمبر 10 مورخہ 27/ مارچ 1903ء صفحہ 75)

پھر تجارت میں جن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو، فساد نہ ہو، رنجشیں نہ ہوں۔ ان سب چیزوں سے محفوظ رہنے کے لئے یا لین دین اور قرض کی شرائط کس طرح ہونی چاہئیں، اس بارہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کیا تعلیم دیتا ہے۔ فرماتا ہے کہ (۔) (البقرۃ: 283) یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم ایک معین مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اسے سکھایا ہے اور وہ لکھوائے جس کے ذمّہ (دوسرے کا) حق ہے اور اللہ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمّہ (دوسرے کا) حق ہے، بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ اگر ان دو عورتوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو انکار نہ کریں اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں، تمہارا یہ طرزِ عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کے لئے بہت مضبوط اقدام ہوگا اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لیتے دیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

یہ ایک انتہائی اہم حکم ہے۔ لین دین کی وجہ سے معاشرے میں جھگڑوں اور فسادوں کو دُور کرنے کا (۔) کا ہر حکم اس کے خدا کی طرف سے ہونے اور کامل اور مکمل دین ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح اب یہ حکم بھی ہے کہ آپس کے لین دین کے معاملات کو لکھ لیا کرو۔ یہ حکم اس زمانے میں نازل ہوتا ہے جبکہ تحریر کا رواج ابھی اپنی ابتدائی حالت میں تھا، بلکہ انتہائی ابتدائی حالت میں تھا اور عربوں کا تو اس طرف بہت کم رجحان تھا۔ آج ترقی یافتہ ملکوں کو یہ فخر ہے کہ ہم نے معاہدات کو محفوظ کرنے کے کتنے پکے طریقے بنا لئے ہیں۔ لیکن پھر بھی بڑے بڑے دھوکے ہو جاتے ہیں لیکن اس ایک آیت میں دو دفعہ یہ بیان کر کے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، ایک مومن کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارے یہ سارے دنیاوی معاملات بھی اُس وقت صحیح انجام کو پہنچ سکتے ہیں جب اللہ کا تقویٰ ہو۔ پھر اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو اس لئے کہ ایک (۔) مومن کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور جو کام اس سوچ کے ساتھ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے، اس میں دھوکہ دہی کا پہلو نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اس لئے دیا کہ لین دین کرتے وقت تو احساس نہیں ہوتا اور ایک دوسرے کے بعض اوقات بڑے قریبی تعلقات ہوتے ہیں اس لئے لین دین کر لیتے ہیں۔ بڑے اعتماد کی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد یہی اعتماد، بے اعتمادی میں بدل جاتا ہے۔ یہی محبت، نفرتوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور پھر بعض دفعہ مقدموں تک نوبت آ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان تعلقات کو ہمیشہ محبت اور پیار کے دائرے میں رکھنے کے لئے فرمایا کہ قرض کی شرطیں، کاروباری معاہدوں کی شرطیں، لین دین کی شرطیں ہمیشہ تحریر میں لایا کرو۔ پہلی بات تو یہ کہ قرض کی مدت ہمیشہ مقرر کرو تا کہ لینے والے کو بھی یہ احساس رہے کہ مَیں نے فلاں عرصے کے اندر واپس کرنا ہے اور دینے والا بھی جس کو قرض دیا گیا ہے اس کو بار بار تنگ نہ کرے۔ بعض دفعہ اتنا تنگ کرتے ہیں کہ قرض لینے والا سمجھتا ہے کہ مَیں ایک تو قرض لے کر زیر بار ہوں اور مزید اس پہ پھر احسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو فرمایا کہ اس کی تحریر لے لیا کرو اور تحریر میں مدت مقرر کرنی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ لیتے وقت لینے والے کو یہ احساس رہے گا کہ جو مَیں لے رہا ہوں اس کو مقررہ مدت میں ادا بھی کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار جو تقویٰ کی شرط رکھی ہے تو اس شرط پر میں پورا اتر سکتا ہوں کہ نہیں۔ اس لئے پھر قرض لینے والا اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے گا۔ اس شرط سے ان لوگوں کی یہ دلیل بھی ردّ ہو جاتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ سُود اس لئے مقرر کیا جاتا ہے اور ایک فائدہ اس کا یہ بھی ہے کہ سُود کے خوف کی وجہ سے جلد قرض دار قرض ادا کر سکے یا اس کی کوشش کرے۔ سُود کا تو اتنا خوف نہیں ہوتا جتنا ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ بیسیوں لوگ ہیں، کئیوں کو مَیں بھی جانتا ہوں، جو سود پر قرض لیتے ہیں اور پھر تمام زندگی قرض نہیں اتارتے، پھر قرض پہ قرض چڑھتا چلا جاتا ہے یا لڑائی اور جھگڑے اور فساد ہو جاتے ہیں اور یہ قرض پھر ان کی اگلی نسلیں بھی نہیں اتار سکتیں۔ اگر حکومتی مالیاتی اداروں سے قرض لیا ہے تو اگر کسی طرح بچنے کی کوشش کی اور نہیں بچ سکے تو جیسا کہ مَیں نے پچھلے خطبے میں ذکر کیا تھا، پھر ایسے قرض لینے والے کی کوئی چھوٹی موٹی جائیداد ہو تو اس کی نیلامی ہو جاتی ہے، وہ اس سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ تو یہاں پہلے بتا دیا کہ اگر تقویٰ ہے تو پہلے سوچ لو کہ ادا بھی کر سکتے ہو کہ نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وعدوں کی پابندی کی بڑی تلقین کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے درمیان کوئی تیسرا شخص جو انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہو یہ معاہدہ لکھے تا کہ کسی فریق سے بے انصافی نہ ہو اور پھر تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے فرمایا کہ بعض دفعہ لینے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ قرض دینے والے نے پتہ نہیں کیا شرائط رکھوادی ہیں تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حق قرض لینے والے کو دیا ہے کہ کسی بھی قسم کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے تم اس معاہدے کی تحریر لکھواؤ تا کہ واپسی کی جو مقررہ میعاد ہے اس میں کوئی جھگڑا کھڑا نہ کر سکو۔ اس حکم کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، ذہن میں رکھو کہ ایک (۔) ہو اور (۔) ہمیشہ معاہدوں کا پابند ہو جاتا ہے۔ یہ سوچ کر معاہدہ نہ لکھواؤ کہ ابھی تو لے لو جب موقع ملے گا تو دیکھی جائے گی کہ واپس کرنا ہے کہ نہیں۔ نہیں بلکہ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ کو جان دینی ہے اس لئے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے معاشرے کا امن اور سکون برباد ہوتا ہو۔ اگر سمجھتے ہو کہ واپسی کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ متوقع آمد اس کی متحمل ہو سکتی ہے اور نہ جائیداد اس قرض کی متحمل ہو سکتی ہے تو پھر معاہدہ نہ کرو، پھر قرض نہ لو۔ تو مقروض کو پابند کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ تمام امور پر غور کر کے پوری توجہ سے پھر تم معاہدہ لکھواؤ گے اور جو شرائط ہیں، بعد میں پھر ان میں سے کم کرنے کی کوشش نہیں کر سکتے تو ہر موقع پر اللہ کا تقویٰ پیش نظر رکھو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

پھر قرآن کریم نے معاشرے کے کسی طبقے کی ضرورت کا بھی امکان نہیں چھوڑا۔ فرمایا کہ بعض دفعہ بے وقوف یا کم علم والے اور ضرورت مند ہو سکتے ہیں۔ تو ایک پاک معاشرے کا فرض ہے کہ اگر ایسے حالات ہوں تو کوئی صاحب عقل اور علم والا آدمی ان ضرورتمندوں کی نمائندگی کرے، ان کے لئے معاہدہ لکھوائے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کم علم والا معاہدہ لکھواتے ہوئے بعض ایسی شرائط نہ لکھ سکے یا لکھوا سکے جو اس کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس لئے ولی کا فرض ہے کہ ملکی قانون کے

تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی نمائندگی کرے۔ پھر فرمایا جب معاہدہ ہوجائے تو اس پر گواہ بنائے جائیں۔ پہلے دو مردوں کا ذکر ہے کہ ان کو گواہ بناؤ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن پر تم دونوں فریق راضی ہو۔ دو عورتیں گواہ رکھنے میں یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ عموماً اس قسم کے کاروباری اور حسابی معاملات میں عورتیں کم دلچسپی رکھتی ہیں بلکہ یہاں ایک سوال اٹھا تو اسی بنا پر میں نے جائزہ لیا تو جو انفارمیشن (Information) مجھے ملی اس کے مطابق یہاں بھی براہ راست کاروبار میں یا فنانسز میں یا اکاؤنٹس میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت کم ہے اور دلچسپی کم ہے۔ پھر (۔) عالمگیر مذہب ہے۔ بعض ممالک میں تو یہ دلچسپی بہت ہی کم ہے مثلاً پاکستان میں لے لیں، اس قسم کے تجارتی بکھیڑوں میں نہ عورتوں کی اکثریت کو دلچسپی ہے اور نہ اس میں پڑتی ہیں۔ تو دو کی تصدیق اگر ضرورت پڑے تو گواہی کو مضبوط کردیتی ہے اور دو مرد بھی اس لئے ہیں کہ دونوں کی گواہی ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے۔

پھر اگر معاہدے میں کوئی بدمزگی ہوجائے تو حکم یہ ہے کہ ان گواہان کو اگر کسی عدالت میں یا کہیں بھی گواہی کے لئے بلایا جائے تو پھر انکار نہیں کرنا۔ خوشی سے وہاں پیش ہوں اور حقیقت حال کے مطابق اپنا بیان دیں تا کہ فیصلہ کر کے معاشرے کا سکون قائم رکھا جاسکے۔

پھر فرمایا اگر دست بدست تجارت ہے، اگر خرید و فروخت براہ راست ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے اس میں تحریر نہ لو۔ لیکن اس میں بھی بعض جھگڑا کرنے والے جھگڑوں کے بہانے تلاش کر ہی لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ لینے والے کو اچھی طرح چھان پھٹک کر کے چیز لینی چاہئے تا کہ بعد میں کسی قسم کے جھگڑے نہ ہوں۔

لیکن اگر کاروبار کی صورت میں لمبے معاہدے ہو رہے ہیں تو پھر اسی طرح لکھنا ہے اور گواہ مقرر کرنا ہے جس طرح پہلے قرض کے معاملے میں ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن یہاں بھی فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور دینے والا اور لینے والا دونوں ہمیشہ یہ مدنظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات انہیں ہمیشہ دیکھ رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر قرض اور لین دین کے معاملات کا ذکر ہے جس پر عمل کر کے محبت اور سلامتی کو پھیلایا بھی جاسکتا ہے اور اس کا قیام بھی کیا جاسکتا ہے۔

ایک اور حکم مَیں یہاں بیان کر دیتا ہوں جس نے آج کل بھائی کو بھائی سے دور کر دیا ہے۔ چند سال پہلے جن میں مثالی محبت نظر آتی تھی اب بغض، کینے اور حسد نے ان کو ایک دوسرے کے لئے اندھا کر دیا ہے اور وہ حکم جس پر عمل نہ کرنے سے یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں مناہی فرمائی ہے۔ فرمایا کہ (۔) (البقرۃ: 189) اور اپنے ہی اموال آپس میں جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو اور نہ تم انہیں حُکّام کے سامنے اس غرض سے پیش کرو کہ تم گناہ کے ذریعہ لوگوں کے (یعنی قومی) اموال میں سے کچھ کھاسکو۔

تو یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔ دوسرے کے مال کھانے کے لئے قومی مال نہ کھاؤ۔ وہ بھی ایک وجہ ہے۔ پھر رشوت دے کر غلط فیصلے اپنے حق میں نہ کراؤ۔ ایک دوسرے کے مال پر نظر رکھنے سے، ایک دوسرے کی جائیداد پر نظر رکھنے سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ کسی کی جائیداد کے بارے میں عدالت بے شک دوسرے کو حق بھی دلا دے لیکن اپنے اندر ہمیشہ ٹٹول کر دیکھنا چاہئے کہ کیا واقعی یہ میرا حق ہے؟ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اس طرح تم آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈالتے ہو۔ اس وجہ سے جہاں دو گھروں میں نفرتیں پلتی ہیں، معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ ناجائز مال کھانے کی وجہ سے ایسے لوگ پھر اپنے گھر کی سلامتی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پس اس بات کی بڑی سختی سے پابندی کرنی چاہئے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو سلامتی سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان چیزوں سے بچائے رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

☆......☆......☆......☆

حدیقۃ المہدی ھمپشائر میں 41 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کی تیاریاں

خدا کی خاطر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معائنہ انتظامات اور خطاب

مورخہ 22 جولائی 2007ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حدیقۃ المہدی ھمپشائر میں منعقد ہونے والے 41 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے سلسلہ میں کئے گئے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور پہلے اسلام آباد ٹلفورڈ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے مہمانوں کی رہائش گاہوں، لنگر خانہ، ڈائننگ ہال وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔ مہمان نوازی کے شعبہ کے معاونین کو شرف مصافحہ بھی بخشا۔ اسلام آباد کے پریس کا بھی معائنہ فرمایا اور جو کتب اس جلسہ سالانہ پر پیش کی جارہی ہیں ان کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ یہاں معائنہ مکمل کرنے کے بعد حضور انور حدیقۃ المہدی تشریف لے گئے۔ حدیقۃ المہدی میں حضور انور نے پارکنگ، جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ، رجسٹریشن، ایم ٹی اے، وہ کیبنز جہاں سے تراجم ہوں گے کا معائنہ فرمایا نیز سیکیورٹی کی ڈیوٹی پر موجود معاونین کو ہدایات دیں۔

تمام معائنہ مکمل کرنے کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لائے جہاں تمام شعبہ جات کے ناظمین اور معاونین حاضر تھے۔ حضور انور نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔

تلاوت کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا:۔

آج کے دن روایتاً جلسہ کے انتظامات کا معائنہ کیا جاتا ہے، جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے۔ اس دفعہ بعض کام بارشوں کی وجہ سے بروقت نہ ہوسکے۔ باوجود اس کے کہ انتظامیہ نے سرتوڑ کوشش کی۔ جن کمپنیوں کو ٹھیکے دیئے ہوئے تھے انہوں نے کوششیں کیں۔ معاونین و کارکنان جلسہ سالانہ نے بھی بہت محنت کی۔ آئندہ کی فورکاسٹ بظاہر یہی ہے کہ بارشیں ہوں گی۔ انتظامات میں رخنہ پیدا ہوسکتا ہے۔ یہاں پر نیا تجربہ ہوگا۔ خاص طور پر پارکنگ کے لئے کچھ دقتیں سامنے آئیں گی۔ سڑک یا ٹریک کے قریب ترین جگہ پر پارکنگ کریں۔ معاونین کار ڈرائیور کی راہنمائی کریں کہ اگر کار سلپ ہو تو زور لگانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ جتنا زور لگائیں گے اتنا ہی دھنس جائے گی۔ ایسی صورتحال کے لئے دو تین ٹریکٹر کھڑے ہونے چاہئیں۔ بعض ڈرائیور لاپرواہی سے یا بلاوجہ کی غیرت میں زور لگا کر پھنسا نہ لیں۔ جوش میں ایسا کرتے ہیں انہیں سمجھائیں کہ ایسا نہ کریں مزید مشکلات ہوں گی۔

اسی طرح شام کو نکلتے وقت بھی بعض مشکلات ہوں گی۔ اس لئے وقت لگ سکتا ہے۔ معاونین حوصلے اور صبر سے ڈیوٹیاں دیں اور باتیں برداشت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو ہدایات دی جاتی ہیں ان کی روشنی میں اچھا کام ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض نئے ہوتے ہیں اس لئے وقتاً فوقتاً معاونین کو راہنمائی کی ضرورت ہوگی۔ ناظمین ان کو سمجھاتے رہیں۔

سیکیورٹی کا کام صرف سیکیورٹی کے شعبہ کے کارکنان کا نہیں بلکہ تمام کارکنان، معاونین اور حاضرین کا ہے۔ اپنے اردگرد نظر رکھیں کہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جو مشکل کا باعث ہو یا پریشانی میں ڈالے۔

اصل چیز اعلیٰ اخلاق ہیں۔ آپ نے خدا کی خاطر اپنے آپ کو پیش کیا ہے اس لئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور حوصلہ و برداشت سے کام لیں اور پھر دعاؤں سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور تشریف لے گئے۔

الہام کی تائید

موجودہ زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو سُرخی کے چھینٹوں والا کشف دکھایا گیا تو سُرخی کے چھینٹے نہ صرف آپ کی قمیص پر پائے گئے بلکہ ایک قطرہ میاں عبداللہ صاحب سنوری کی ٹوپی پر بھی آ گرا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس نشان میں اُن کو بھی شریک کر لیا۔ اِسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں مجھے بتایا گیا کہ آج رات حضرت مسیح موعود پر یہ الہام نازل ہوا ہے۔ کہ اِنّی مَعَ الْاَ فْوَاجِ (.)۔ صبح حضرت مسیح موعود نے اشاعت کے لئے اپنے الہامات لکھ کر دیئے تو اتفاقاً آپ کو یہ الہام لکھنا یاد نہ رہا۔ میں نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ مجھے تو آج رات ایک فرشتہ نے بتایا تھا کہ آپ کو یہ الہام ہوا ہے کہ اِنّی مَعَ الْاَ فْوَاجِ (.)۔ مگر آپ نے جو الہامات لکھے ہیں اُن میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے مجھے یہ الہام ہوا تھا مگر لکھنا یاد نہیں رہا۔ پھر آپ اندر سے اپنے الہامات کی کاپی اٹھا لائے اور مجھے فرمایا کہ دیکھو اس میں مَیں نے یہ الہام درج کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اُس الہام کو بھی اخبار میں شائع کروا دیا۔ اب دیکھو ادھر ایک الہام حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا ہے اور اُدھر اللہ تعالیٰ مجھے بھی بتا دیتا ہے کہ ان الفاظ میں آپ پر الہام نازل ہوا ہے اور صبح معلوم ہوتا ہے کہ بات بالکل درست تھی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 116-115)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب صدر حلقہ شالی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سید محمد یحییٰ خضر صاحب کے داماد مکرم علی حسین فاروقی صاحب ابن مکرم افتخار احمد فاروقی صاحب مرحوم 41 سال کی عمر میں مورخہ 22 جولائی 2007ء کو وفات پا گئے۔ آپ کے معدہ میں ٹیومر کی تشخیص ہوئی تھی چنانچہ 8 ماہ قبل انگلینڈ آپریشن کیلئے گئے لیکن ڈاکٹروں نے بغیر آپریشن کے انہیں واپس پاکستان بھیج دیا اور ادویات استعمال کرنے پر اکتفا کیا۔ محترم حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اسی روز بعد نماز مغرب کرک ہاؤس لاہور میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین پر دعا کروائی۔ مرحوم نے بیوہ دو لڑکیاں عمر 8 اور 6 سال اور ایک لڑکا عمر 3 سال سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم حلقہ کے مخیّر حضرات میں شمار ہوتے تھے اور ہر چندہ بخوشی وقت سے پہلے ادا کرتے تھے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی عزیزم حاجی محمد اکرم صاحب گزشتہ تین سال سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں اعصابی تکلیف رہتی ہے تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا انہیں جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد خان صاحب نائب زعیم انصاراللہ مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد سرور ظفر صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مغلپورہ لاہور دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے پنجاب کارڈیالوجی ہسپتال میں داخل ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار معدہ کی تکلیف اور بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

برصغیر کے مشہور مذہبی رہنما خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

شمس العلماء خواجہ حسن نظامی صاحب سجادہ نشین حضرت نظام الدین اولیاء 25 دسمبر 1878ء کو پیدا ہوئے۔

آپ برصغیر ہندو پاک کے مشہور مذہبی رہنما اور اردو کے قدیم اور صاحب طرز ادیب تھے۔ خواجہ صاحب عربی، فارسی، اردو اور ہندی کے بہت بڑے سکالر تھے۔ 1911ء میں انہوں نے مصر اور شام اور حجاز کا سفر کیا۔ یہ سفرنامہ ضخیم ہونے کے باوجود ہاتھوں ہاتھ بکا۔ اس کے بعد آپ نے 1857ء کے متعلق متعدد کتابیں لکھیں جو اس پُرآشوب زمانہ کی تاریخ کا مستند ماخذ سمجھی جاتی ہیں۔ آپ نے قرآن مجید کا اردو اور ہندی میں بھی ترجمہ کیا جو مقبول عام ہوا۔ آپ نے اپنی زندگی میں بیسیوں اخبار و رسائل کی ادارت کی۔ اخبار "منادی" آخر وقت تک مرتب کرتے رہے۔ آپ کا روزنامچہ انتہائی دلچسپی سے پڑھا جاتا تھا۔ آپ کے مریدوں کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ نہایت منجان مرنج اور ہر قسم کے تعصب سے پاک طبیعت رکھتے تھے۔ جس امر کو حق سمجھتے۔ اس کا برملا اظہار کر دیتے تھے۔ باوجود اختلاف مسلک کے عمر بھر جماعت احمدیہ سے آپ کے مراسم و روابط نہایت درجہ گہرے رہے۔ ان تعلقات کا آغاز 1891ء سے ہوا جبکہ حضرت مسیح موعود نے آپ کو اپنے قلم مبارک سے ایک خط لکھا کہ:

ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا مانگی اور ہم کو الہام ہوا کہ "خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے"۔ آپ نے یہ خط اپنے اخبار منادی بابت ماہ ستمبر 1952ء ص 4 تا 7 میں شائع کر دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود اکتوبر 1905ء میں آخری بار دلی تشریف لے گئے اور دوسرے اکابر امت کے علاوہ حضرت نظام الدین اولیاء کے مزار مبارک پر بھی دعا کی۔ اس موقع پر خواجہ حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت و خلوص کا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس اور آپ کے خدام کو اپنے خاص حجرے میں لے گئے۔ ایک کتاب شواہد نظامی ہدیۃً پیش کی اور پہلے زبانی اور بعد کو تحریری درخواست کی کہ حضور انہیں کوئی تحریر عطا فرمائیں۔ حضرت اقدس نے واپسی پر 12 نومبر 1905ء کو تبرکاً ایک مبارک تحریر بھجوائی جو اخبار بدر قادیان 24 نومبر 1905ء ص 3 کالم 1 میں بھی چھپ گئی۔ خواجہ صاحب نے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے بھی اسی قسم کی درخواست کی تھی۔ جس پر حضور نے حضرت نظام الدین اولیاء کی شان وعظمت کے بارہ میں ایک ایمان افروز مکتوب لکھا۔ حضرت مصلح موعود سے حضرت خواجہ صاحب موصوف کو عمر بھر نہایت مخلصانہ تعلق رہا۔ 1931ء کی تحریک آزادی کشمیر میں آپ حضرت مصلح موعود کی قیادت میں جو بے لوث انتھک اور شاندار خدمات بجا لائے ان کی تفصیل تاریخ احمدیت میں موجود ہے۔ حضرت مصلح موعود اپنے مشہور سفر حیدرآباد دکن سے واپسی پر دہلی تشریف لائے تو 28/اکتوبر 1938ء کو خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضور کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ خواجہ صاحب نے اس موقع پر حضور کی اقتداء میں نماز بھی ادا کی اور حضور کا ایک گروپ فوٹو مسجد نواب خان دوراں میں لیا گیا جس میں خواجہ صاحب کے علاوہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر عمائدین و معززین بھی تھے۔ یہ یادگار فوٹو شمس العلماء خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے اخبار "منادی" (مورخہ 24 دسمبر 1939ء) میں سپرد اشاعت کیا اور اس کے نیچے ایک مفصل نوٹ دیا جس میں لکھا:

"میں اپنے تعلقات کی یادگار میں جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب سے میرے تھے اور ان کے فرزند اور خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب سے ہیں اور مرزا صاحب نے اپنی خلافت کے پچیس سالہ ایام میں (دین) کی اور مسلمانوں کی بڑی بڑی خدمات انجام دی ہیں اور سر محمد ظفر اللہ خان جیسے خادم ...... افراد تیار کئے ہیں۔ اس لئے میں یہ تصویر اپنی جماعت اور ناظرین منادی کی معلومات کے لئے اور جوبلی کی خوشی میں دل سے شریک ہونے کے لئے شائع کرتا ہوں۔ حسن نظامی"۔

خواجہ صاحب اتحاد بین المسلمین کے پُرجوش حامی اور علمبردار تھے اور آپ کو امت میں انتشار و تشتت پر بہت دکھ ہوتا تھا۔

آپ 31 جولائی 1955ء کو انتقال کر گئے۔

آپ کی المناک رحلت پر برصغیر پاک و ہند کے پریس نے خصوصی نوٹ لکھے اور گہرے رنج والم کا اظہار کیا۔ چنانچہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ایڈیٹر بدر (قادیان) نے خاص طور پر لکھا کہ:

"ہمیں یہ افسوس ہے کہ اس وقت جبکہ ایسے محبّ وطن صلح ذی وجاہت اور بااثر شخصیتوں کی نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ بھارت کو از حد ضرورت ہے آپ کے مفید وجود سے ہم محروم ہو گئے ہیں"۔

ملک صاحب نے اپنے اس نوٹ میں اپنی نجی ملاقاتوں کا ذکر بھی کیا اور لکھا:

"1952ء میں آپ بواسیر کے باعث فریش تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں کراچی وغیرہ سے ہو کر آیا ہوں۔ احمدی احباب نے ربوہ لے جانے کے لئے بہت اصرار کیا۔ لیکن بعض رکاوٹیں تھیں۔ اب نہ معلوم میں زندہ رہوں کہ نہ رہوں۔ اس لئے بار بار افسوس ہوتا ہے کہ مرزا صاحب سے کیوں ملاقات نہ کر آیا۔ 1953ء میں جناب خواجہ صاحب سے پھر ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس صورت حالات سے سخت دکھ ہوا ہے اور پاکستان سے عرس پر آنے والے معززین سے علیحدگی میں میں نے حالات دریافت کئے اور خواجہ ناظم الدین کو (جو اس وقت گورنر جنرل تھے) اور بعض دیگر سرکردہ لیڈروں کو پیغام بھیجے ہیں"۔

(تاریخ احمدیت جلد 18 ص 294)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ثمرہ احمد ملک صاحبہ ترکہ مکرم ملک رشید احمد صاحب مرحوم)

مکرمہ ثمرہ احمد ملک صاحبہ آف امریکہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ملک رشید احمد صاحب ولد مکرم ملک عبدالحمید صاحب وصیت نمبر 21435 وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام ایک قطعہ نمبر 19/5 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ ایک کنال الاٹ ہے۔ یہ قطعہ (مکان) میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر کسی وارث کو اس منتقلی پر اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ امۃ العلیم ملک صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم بلال احمد ملک صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ ثمرہ احمد ملک صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب نمائندہ مینیجر الفضل اشتہارات کے سلسلہ میں لاہور شہر کے دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کیلئے روزنامہ الفضل میں اشتہار دیں۔ اشتہارات کی بکنگ اور دیگر معلومات کیلئے ان سے بیت الحمد دہلی گیٹ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عبدالرزاق 0300-8469172
آصف محمود 0301-8469172
شاہین پرنٹنگ پیکجنگ ایڈورٹائزنگ
19.B شیخ پلازہ 72 فیروز پور روڈ لاہور
042-7569172.0321-8469172

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فیکس: 047-6212217
1 ڈگری کالج روڈ رحمن کالونی ربوہ فون: 047-6211399.6005666
2 راں مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 047-6212399.6005622
آسان تشخیص، موثر علاج کیلئے ہومیوپیتھک ادویات کا کتابچہ صحت اور علاج مفت حاصل کریں۔ ہومیوپیتھک ادویات کی خریداری نیز تمام امراض کے موثر علاج کیلئے با اعتماد نام

خبریں

مشرف کے موجودہ اسمبلیوں سے دوبارہ انتخاب پر سپریم کورٹ جائیں گے سابق

وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جیل جانے کے خطرے کے باوجود میں نے دسمبر تک واپس پاکستان جانے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔ پاکستان پہنچ کر میں انصاف اور تحفظ کیلئے عدالتوں سے رجوع کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر صدر مشرف نے انتخابات سے پہلے موجودہ اسمبلیوں سے دوبارہ منتخب ہونے کی کوشش کی تو میں مشرف کے خلاف سپریم کورٹ میں جنگ لڑوں گی۔ فوج کو ملک پر حکمرانی کا سلسلہ بند کر دینا چاہئے۔

صدر پرویز نے عدالتی فیصلہ مان کر حالات کنٹرول کر لئے بھارت کے مشیر قومی سلامتی ایم

کے نارائن نے کہا ہے کہ پاکستان میں جاری کشیدگی اور عدم استحکام سے صدر جنرل پرویز مشرف کا اثر ورسوخ اور ساکھ متاثر نہیں ہوئی ہے اور مشرف ہی ایک ایسے آدمی ہیں جن کے ساتھ بھارت مذاکرات اور معاملات طے کرسکتا ہے۔ صدر مشرف سپریم کورٹ کا فیصلہ تسلیم کر کے بگڑتی ہوئی صورتحال کو درست کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

ہمارا اصل مقابلہ پیپلز پارٹی سے ہی ہوگا

وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ کا اصل مقابلہ پیپلز پارٹی سے ہی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ ملک کی سب سے مضبوط سیاسی قوت بن چکی ہے جو اپنے پلیٹ فارم سے الیکشن میں حصہ لے گی۔

(بقیہ صفحہ 1)

کونہ کونہ دعاؤں اور گریہ وزاری سے بھر گیا۔

اس جلسہ میں 6 علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر اردو اور انگریزی میں خطاب بھی کئے۔ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک کے عمائدین شامل ہوئے اور انہوں نے جلسہ کے سٹیج سے جماعت احمدیہ کے بارے میں اظہار خیال کیا اور امن و محبت کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔

اس تاریخی جلسہ کی تمام تفصیلات روزنامہ الفضل میں پیش کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی برکات اور فیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جولائی 2007ء مبلغ یکصد چار روپے صرف (Rs104/-) بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد کریم نثار صاحب کریم ٹاؤن فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری سب سے چھوٹی ہمشیرہ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا لئیق احمد صاحب سابق انچارج ڈسپنسری ٹی آئی کالج ربوہ حال ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 27 جولائی 2007ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 61 سال تھی آپ محترم محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی بیٹی اور مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی پھوپھی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ 29 جولائی کو صبح 9 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم فخر الحق شمس صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی، بہت ملنسار، مہمان نواز، ہر دلعزیز اور دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنے والی تھیں۔ آپ نے لواحقین میں دو بیٹے مکرم فرید احمد صاحب ناصر آباد شرقی اور مکرم خلیل احمد صاحب کارکن فارمیسی فضل عمر ہسپتال ربوہ اور تین بیٹیاں مکرمہ شاہدہ ودود صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مظفر احمد صاحب صدر جماعت G6 اسلام آباد، مکرمہ ناصرہ نوری صاحبہ اہلیہ مکرم رانا احمد ہارون صاحب ٹورانٹو کینیڈا اور مکرمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم فرید احمد سنوری صاحب واہ کینٹ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

ربوہ میں طلوع وغروب 31 جولائی

طلوع فجر	3:48
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:08

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 Fax:6213966

الاحمد کیمبرج اکیڈمی
رجسٹرڈ / منظور شدہ (الحاق شدہ فیصل آباد بورڈ)
نرسری تا میٹرک، سائنس و آرٹس
برائے طلباء و طالبات، انگلش میڈیم، اردو میڈیم
1200 سے زائد والدین کا اعتماد
52 عدد سٹاف ممبران تعلیم یافتہ اور تجربہ کار
آغاز داخلہ و باقاعدہ کلاسز یکم اگست
ضرورت اساتذہ
ہمارے ادارے کو نئے تعلیمی سال کیلئے مزید لیڈیز و مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ پرکشش بہترین تنخواہ کے ساتھ (درخواست دے کر انٹرویو کیلئے آئیں)
الاحمد کیمبرج اکیڈمی
اردو میڈیم، دارالصدر: 6212407
انگلش میڈیم دارالرحمت: 6213430

TREND SETTERS GARMENTS
ایکسپورٹر حضرات استفادہ کریں
250/- روپے ... 150/- روپے
جینٹس گارمنٹس ہول سیل اینڈ ریٹیلر
0300-8100086
042-5422878-5417943
14/11 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، دیجیٹل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail: amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

SUZUKI
MINI MOTORS
Authorised Dealer:
PAK SUZUKI MOTOR CO.LTD
51 Industrial Area1, Gulberg III, Lahore
Tel:5873197-5873384-5712119 Fax:5713689

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری سے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

CPL-29FD

لذت جو آپ چاہتے ہیں! سلوی فوڈز پیش کرتے ہیں ملاوٹ سے پاک
سرخ مرچ | بریانی مصالحہ | کڑاہی گوشت | چاٹ مصالحہ | اسپغول
مصالحہ جات امپورٹڈ خام مال سے تیار کیے جاتے ہیں
سلوی فوڈ انڈسٹری
فون: 042-5178774 موبائل: 0300-8805870
جوہر ٹاؤن لاہور
طالب دعا: چوہدری انور علی

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ 4500/= میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر، مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

سپر دھماکہ آفر
اب صرف 4200/= روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف 13900/-75 ٹن سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج و واشنگ مشین، اے سی اور مائیکروویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور